قائداعظم پر پچاس سال کے دوران اردو میں لکھی جانے والی کتابوں کا جائزہ

خواجہ رضی حیدر

قیام پاکستان کے بعد جہاں دیگر علمی شعبوں میں تصنیف و تالیف کو فروغ حاصل ہوا وہاں پاکستانیات کے حوالے سے بھی اہل علم نے نمایاں تحقیقی و تصنیفی خدمات انجام دیں- اپنی وسعت کے لحاظ سے پاکستانیات میں متعدد موضوعات ضمنی و ذیلی طور پر شامل ہیں لیکن یہاں ہم گزشتہ پچاس سال کے دوران قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں اردو میں شائع ہونے والی کتابوں کا ایک جائزہ پیش کر رہے ہیں- ان کتابوں میں چھوٹی اور بڑی تمام کتابیں شامل ہیں- اور ان کی مجموعی تعداد تقریباً ۱۸۶ ہے- اس مضمون میں بخوف طوالت کسی تجزیہ سے گریز کیا گیا ہے لیکن موضوعاتی تشخیص اور خصوصیت بیان کر دی گئی ہے-

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی ۷۲ سالہ زندگی (۱۸۷۶ء-۱۹۴۸ء) میں تقریباً چوالیس سال قومی سیاست کے حوالے سے بسر کئے- ابتداً ہندوستان گیر اور بعد ازاں بین الاقوامی سطح پر شہرت پائی- انہوں نے ۱۹۰۴ء میں جزوی طور پر اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنی بے مثل ذہانت، قابلیت اور طرز استدلال کی بنا پر ۱۹۱۶ء میں اس مقام پر پہنچ گئے جہاں آپ کو متحدہ ہندوستان کی دو بڑی اور اہم سیاسی جماعتوں آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگرس کے مشترکہ اجلاس کی صدارت کا اعزاز حاصل ہوا- اس اجلاس کی صدارت کے بعد قائداعظم پر انگریزی میں پہلی کتاب Mohomed Ali Jinnah: An Ambassador of Unity ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئی- یہ کتاب انڈین نیشنل کانگرس کی رہنما اور معروف شاعرہ سروجنی نائیڈو کی مرتب کردہ تھی جس میں سروجنی نائیڈو نے جناح کی ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۷ء تک کی تقاریر مرتب کرنے کے ساتھ ہی کتاب کے شروع میں "A Pen Portrait" کے عنوان سے کچھ سوانحی تفصیلات بھی درج کر دی تھیں- اس کتاب پر مہاراجہ محمد علی محمد آف محمود آباد نے پیش لفظ تحریر کیا تھا مگر سروجنی نائیڈو سے قبل ستمبر ۱۹۱۳ء میں چیف کورٹ پنجاب لاہور کے شیخ گلاب دین پلیڈر نے ایک کتاب قانون وقف علی الاولاد کے عنوان سے اردو میں مرتب کی تھی جس میں انہوں نے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں قائداعظم محمد علی جناح کی طرف سے ۱۷ مارچ ۱۹۱۱ء کو وقف علی الاولاد بل کے مسودہ پیش ہونے سے لیکر مارچ ۱۹۱۳ء کو اس بل کے قانون بننے تک بل کے حوالے سے کونسل کی روئیداد اور مسودہ کے حق میں کی گئی تقاریر کو یکجا کر

دیا تھا۔ اس بل کی منظوری چونکہ محمد علی جناح کی ایک اہم کامیابی تھی اس لئے اردو دان طبقہ میں شیخ گلاب دین کی اس کتاب کو اسقدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ جون ۱۹۱۶ء میں اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن لاہور سے طبع ہوا۔ لہذا اہم کہہ سکتے ہیں کہ شیخ گلاب دین کی مذکورہ کتاب جزوی طور پر محمد علی جناح کا پہلا کتابی تعارف تھی۔

۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے موہن داس کرمچند گاندھی کے سیاسی پروگرام سے اختلاف کیا جس کے نتیجے میں وہ نہ صرف انڈین نیشنل کانگرس سے دور ہو گئے بلکہ ان کی سیاست آہستہ آہستہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کے پروگرام اور حکمت عملی کی آئینہ دار ہوگئی۔ ۱۹۲۷ء میں دہلی مسلم تجاویز، ۱۹۲۹ء میں چودہ نکات، ۱۹۳۰ء میں گول میز کانفرنسوں کا انعقاد، ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا نفاذ۔ عام انتخابات اور کانگریسی وزارتوں کا قیام، ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لکھنو، ۱۹۳۸ء میں سندھ صوبائی لیگ کانفرنس کی قرارداد، ۱۹۳۹ء میں کانگریس وزارتوں کا خاتمہ اور ۱۹۴۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی قرارداد لاہور کی منظوری نے حالات کے تناظر میں یہ ثابت کر دیا تھا کہ محمد علی جناح ہی مسلمانان ہند کے نہ صرف قائداعظم ہیں بلکہ مستقبل میں بھی وہی مسلمانوں کی موثر اور مثبت قیادت کا فریضہ انجام دیں گے۔

شیخ گلاب دین اور سروجنی نائیڈو کی کتابوں کی اشاعت کے تقریباً بیس سال بعد یعنی ۱۹۳۹ء میں قائداعظم پر بمبئی سے اردو میں ایک کتاب شائع ہوئی۔ اس کے مصنف ''عبدالعزیز بی ایس سی'' تھے۔ یہ کتاب ۲۵۶ صفحات پر مشتمل تھی اور اس میں قائداعظم کی حیات وخدمات کے بارے میں ۱۹۳۸ء کے پٹنہ اجلاس تک کی تفصیلات درج کر دی گئیں تھیں۔ بعد کے سالوں میں یعنی ۱۹۴۰ سے ۱۹۴۷ء تک قائداعظم کے حوالے سے اردو میں ۲۳ کتابیں شائع ہوئیں۔ ان کتابوں میں سے چند کو چھوڑ کر جو سوانحی نوعیت کی تھیں باقی تمام کتابیں تقاریر، بیانات اور خطوط کے مجموعوں پر مشتمل تھیں۔ سوانحی کتابوں میں خالد اختر افغانی کی کتاب ''حالات قائداعظم'' رئیس احمد جعفری کی کتاب ''حیات محمد علی جناح'' عارف بٹالوی کی کتاب ''امیر پاکستان'' اور محمد اشرف عطا کی کتاب ''قائداعظم'' قابل ذکر قرار پائیں۔ یہ کتابیں بالترتیب ۸۴۰، ۸۸۸، ۱۸۴ اور ۲۱۰ صفحات پر مشتمل تھیں۔ اس دورانیہ میں انگریزی اور اردو میں بیشتر کتابیں ۱۹۴۴ سے ۱۹۴۷ کے دوران طبع ہوئیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مطالبہ پاکستان کی مقبولیت کے علاوہ ۱۹۴۲ء میں کرپس مشن کی تجاویز نیز قائداعظم محمد علی جناح کی موثر قیادت کے نتیجہ میں قائداعظم کے بارے میں جاننے اور ان کے موقف کو سمجھنے کی زیادہ ضرورت محسوس کی جانے لگی لہذا مذکورہ سالوں میں کتابوں کی اشاعت کو خاصا فروغ حاصل ہوا۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے منصہ شہود پر آنے کے بعد بھی قائداعظم پر کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ

جاری رہا- اور آج بھی جبکہ ہم قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی کی ساعت میں کھڑے ہیں قائداعظم کی حیات وخدمات کے حوالے سے کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے- قیام پاکستان کے بعد اردو کتابوں کی اشاعتی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے ہم نے پچاس سال کے دورانیہ کو چھ ادوار میں تقسیم کر دیا ہے- یعنی ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک، ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۸ء تک- ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک، ۱۹۷۶ء، ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۶ء تک اور ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۷ء تک-

مذکورہ ادوار کے مطابق ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک اردو میں ۱۸ کتابیں شائع ہوئیں- ان میں سے آٹھ سوانحی نوعیت کی تھیں جبکہ دیگر کتب منظومات، تقاریر اور بیانات کے مجموعوں پر مشتمل تھیں- سوانحی کتب میں عبدالحمید خاں کی کتاب ''بطل مغفور'' مطبوعہ ۱۹۴۸ء، سعادت حسین رضوی کی کتاب ''قائداعظم: مہد سے لحد تک'' مطبوعہ ۱۹۴۹ء، سردار محمد خان کی کتاب ''حیات قائداعظم'' مطبوعہ ۱۹۴۹ء، چراغ حسن حسرت کی کتاب ''قائداعظم'' مطبوعہ ۱۹۵۲ء قابل ذکر تھیں- اسی دورانیہ میں زیڈ اے سلہری کی انگریزی کتاب "My Leader" مطبوعہ ۱۹۴۶ء کا اردو ترجمہ ''ہمارا قائد'' لاہور سے ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا-

۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۸ء تک کل نو عدد کتابیں شائع ہوئیں- ان میں سات کتابیں سوانحی- ایک تجزیاتی اور ایک تقاریر کے مجموعہ پر مشتمل تھی- سوانحی کتابوں میں رئیس احمد جعفری کی کتاب ''حیات محمد علی جناح'' کا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن ''قائداعظم اور ان کا عہد'' کے نام سے شائع ہوا- اس کے علاوہ ھیکٹر بولائتھو کی کتاب "Jinnah: Creator of Pakistan" مطبوعہ ۱۹۵۴ء کا اردو ترجمہ ''جناح: پاکستان کا بانی'' اور مرزا ابوالحسن اصفہانی کی کتاب "Quaid-i-Azam As I Knew Him" مطبوعہ ۱۹۶۶ء کا اردو ترجمہ ''قائداعظم میری نظر میں'' شائع ہوا- یہ ترجمے بالترتیب زہیر صدیقی اور جمیل الدین احمد نے کئے تھے-

۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک صرف سات کتابیں طبع ہوئیں- ان میں عزیز احمد نائک کی کتاب ''قائداعظم اور اسلامی سوشلزم'' مطبوعہ ۱۹۷۰ء غلام احمد پرویز کی کتاب ''قائداعظم کے تصور کا پاکستان'' مطبوعہ ۱۹۷۲ء فکری اور تاثراتی نوعیت کی تھیں- چار کتابیں سوانحی تھیں اور حاصل مواد پر اکتفا کر کے لکھی گئی تھیں جبکہ ایک اور سوانحی کتاب ''ہمارے قائداعظم'' مطبوعہ ۱۹۷۵ء قائداعظم کے پرائیویٹ سکریٹری مطلوب الحسن سید نے بچوں کے لئے تحریر کی تھی- یہ کتاب اگرچہ صرف ۶۴ صفحات پر مشتمل تھی لیکن اپنے طرز تحریر اور واقعاتی بہاؤ کے لحاظ سے مستند اور مطالعاتی کشش کی حامل تھی- واضح رہے کہ مطلوب الحسن سید قائداعظم کے اولین سوانح نگاروں میں شمار ہوتے ہیں- ان کی ایک کتاب قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۵ء میں Mohammad Ali Jinnah : A Political Study کے نام سے انگریزی میں شائع ہوئی تھی- یہ ایک مستند ترین کتاب تھی اور آج بھی اسے ایک بنیادی کتاب کا درجہ حاصل ہے- مطلوب الحسن

سید کی اس انگریزی کتاب نے اردو کتابوں کے لئے بھی راہ ہموار کی جیسا کہ اردو میں لکھی جانے والی قائداعظم کے بارے میں بیشتر کتابوں کے مندرجات سے ظاہر ہے-

۱۹۷۶ء قائداعظم محمد علی جناح کا صد سالہ سال پیدائش تھا لہذا نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں قائداعظم کا جشن پیدائش نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا- اس سال حکومت پاکستان کی جانب سے تشکیل کردہ قومی کمیٹی برائے صد سالہ تقریبات جشن پیدائش نے متعدد کتابیں انگریزی، اردو اور پاکستانی زبانوں میں شائع کیں- مزید برآں نجی طور پر مذکورہ زبانوں میں تقریباً ایک سو کتابیں شائع ہوئیں- اس سال اردو میں ۳۷ کتابیں شائع ہوئیں- چند قابل ذکر کتابیں یہ تھیں- پروفیسر احمد سعید کی ''گفتار قائداعظم'' ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کی ''قائداعظم اور پاکستان'' محمود عاصم کی ''افکار قائد'' پروفیسر رحیم بخش شاہین کی ''نقوش قائداعظم'' آفتاب احمد کی ''قائداعظم چند ملاقاتیں'' ناصر زیدی کی ''وہ قائد وہ رہبر ہمارا'' ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی ''طلبہ اور قائداعظم'' محمد شفیع صابر کی ''قائداعظم اور صوبہ سرحد'' کلیم نشتر کی ''قائداعظم بحیثیت سربراہ مملکت'' عزیز جاوید کی ''قائداعظم اور سرحد'' گلزار احمد کی ''ارشادات قائداعظم'' محمد حنیف شاہد کی ''اقبال اور قائداعظم کے سیاسی نظریات'' اور راقم الحروف خواجہ رضی حیدر کی ''قائداعظم کے ۷۲ سال---- اس کے علاوہ جی الانہ کی انگریزی کتاب "Quaid-i-Azam Jinnah: The Story of a Nation" مطبوعہ ۱۹۶۷ء کا اردو ترجمہ ''قائداعظم جناح: ایک قوم کی سرگزشت'' کے نام سے شائع ہوا- ترجمہ رئیس امروہوی نے کیا تھا-

۱۹۷۶ء میں قائداعظم کی حیات وخدمات کے حوالے سے بہت سی نئی معلومات ہی سامنے نہیں آئیں بلکہ قائداعظم پیپرز، شمس الحسن کلکشن اور آل انڈیا مسلم لیگ ریکارڈ میں موجود دستاویزات بھی منظر عام پر آئیں- اس طرح آنے والے برسوں میں اس موضوع پر مزید وقیع اور جامع تحقیقی کام کے امکانات واضح ہوئے- مزید برآں اسی سال حکومت پاکستان نے قائداعظم اکادمی کے نام سے ایک تحقیقی وعلمی ادارہ پروفیسر شریف المجاہد کی سربراہی میں قائم کیا جس نے ۱۹۷۷ء سے ۱۹۹۷ء تک یعنی بیس سال کے دوران اردو، انگریزی اور پاکستانی زبانوں میں متعدد کتابیں شائع کی ہیں- یہ تمام کتابیں بالحاظ تحقیق واستناد نہایت وقیع اور بنیادی اہمیت کی حامل ہیں-

۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۶ء تک کے دورانیہ میں بھی اردو کی ۳۷ کتابیں منظر عام پر آئیں- ان میں رضوان احمد کی ''قائداعظم کے ابتدائی تیس سال'' سید معین الرحمٰن کی ''قائداعظم اور لائل پور'' ڈاکٹر انیس خورشید کی ''محمد علی جناح: توضیحی کتابیات'' آغا حسین ہمدانی کی ''محمد علی جناح'' احمد سعید کی ''حیات قائداعظم کے چند پہلو'' اور ''قائداعظم مسلم پریس کی نظر میں'' پروفیسر جیلانی کامران کی ''قائداعظم اور آزادی کی تحریک'' کرم حیدری کی ''ملت کا پاسبان'' ڈاکٹر

وحید قریشی کی ''قائداعظم اور تحریک پاکستان'' خورشید احمد خان کی ''قائداعظم کے شب و روز'' پروفیسر زکریا ساجد کی ''قائداعظم میری نظر میں'' سید اشتیاق اظہر کی ''قائداعظم اور مسلم صحافت'' اور راقم الحروف کی ''قائداعظم خطوط کے آئینہ میں'' شامل ہیں۔

۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۷ء تک اردو میں تقریباً چالیس کتابیں شائع ہوئیں۔ ان کتابوں میں بیشتر سوانحی تھیں۔ جبکہ باقی کتابیں حیات قائد کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تھیں۔ اس دورانیہ میں سابقہ ادوار میں شائع ہونے والی اردو کتب کے مقابلے میں بنیادی ماخذ زیادہ استعمال کئے گئے۔ سوانحی کتب میں قمر تسکین کی کتاب ''قائداعظم مہد سے لحد تک'' کے ایچ خورشید کی کتاب ''قائداعظم کی یادیں'' ستار طاہر کی ''اپنا قائداعظم'' قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ قائداعظم کی ازدواجی زندگی کے حوالے سے عقیل عباس جعفری کی کتاب ''قائداعظم کی ازدواجی زندگی'' اور راقم الحروف کی کتاب ''رتی جناح'' شائع ہوئیں۔ مزید برآں زاہد حسین انجم کا مرتب کردہ ''قائداعظم انسائیکلو پیڈیا'' شائع ہوا جو تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل تھا۔ اسی دورانیہ میں محترمہ فاطمہ جناح کی کتاب My Brother کا اردو ترجمہ ''میرا بھائی'' اسٹینلے والپرٹ کی کتاب جناح آف پاکستان کا جزوی ترجمہ لطیف احمد شیروانی کی کتاب Founder of Pakistan کا ترجمہ ''بانی پاکستان'' اور سید شمس الحسن کی کتاب Plain Mr. Jinnah کا ترجمہ ''صرف مسٹر جناح'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ علاوہ ازیں شیخ گلاب دین کی کتاب ''قائداعظم اور قانون وقف علی الاولاد'' اور چوہدری سردار محمد عزیز خان کی کتاب ''حیات قائداعظم'' کے نئے ایڈیشن بھی شائع ہوئے۔

قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں اردو میں کتابوں کی اشاعت برابر جاری ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک اردو میں اس موضوع پر کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے جسے ہم ہر معیار کے مطابق صف اول کی کتاب قرار دے سکیں۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ قائداعظم اور تحریک پاکستان سے متعلق تقریباً تمام بنیادی ماخذ انگریزی میں ہیں۔ اس لئے اردو میں کام کرنے والوں کو جہاں ترجمہ کی اضافی محنت سے گزرنا پڑتا ہے وہاں تحقیق کے جدید تقاضوں سے اردو میں لکھنے والوں کی عدم واقفیت بھی اردو کی بیشتر کتابوں کو انگریزی کتابوں کے معیار پر فائز کرنے میں مانع رہتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو کتابیں اس لئے بھی انگریزی کتابوں کے ہم پلہ تصور نہیں کی جاتی ہیں کہ ان میں شامل بنیادی ماخذ کے حوالہ جات بھی ترجمہ کی بنا پر ثانوی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ البتہ عوامی سطح پر اردو کتابوں کی تفہیمی وسعت اور پزیرائی میں کوئی کلام نہیں۔ قائداعظم کے بارے میں شائع ہونے والی تمام کتابیں جہاں ایک طرف قائد شناسی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں وہاں یہ کتابیں پاکستانی قوم کی محسن شناسی کی بھی ایک روشن دلیل ہیں۔ یہاں اردو کتابوں کے بارے میں سرسری نشاندہی کردی گئی ہے لیکن ان کتابوں کے مندرجات اور افادیت پر ایک علیحدہ تنقیدی

جائزے کی ضرورت اپنی جگہ موجود ہے۔

۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۷ء تک

۱۔ عبدالعزیز بی ایس سی، قائداعظم محمد علی جناح، (بمبئی: مکتبۂ لیگ، ۱۹۳۹ء) ص ۲۵۶

۲۔ محمد اشرف خان عطا، قائداعظم (لاہور: زمیندار پریس، ۱۹۴۳ء) ص ۲۱۰

۳۔ عبدالرحمٰن سعید، اقبال کے خطوط جناح کے نام، (حیدرآباد دکن: نفیس اکیڈمی، ۱۹۴۳ء) ص ۱۴۰

۴۔ اکبر علی پیر بھائی، قائداعظم پر قاتلانہ حملہ (بمبئی: ساؤنڈ پبلیکیشنز، ۱۹۴۴ء) ص ۱۵۲

۵۔ سید شمس الحسن، جناح گاندھی گفت و شنید (دہلی: مسلم لیگ آفس، ۱۹۴۴ء) ص ۱۵۴

۷۔ عثمان صحرائی، جناح کی تقریریں (حیدرآباد دکن: ادارہ اشاعت اردو، ۱۹۴۵ء) ص ۲۷۴

۸۔ حاجی لق لق، جناح اور پاکستان (لاہور: خواجہ بک اسٹال، ۱۹۸۵ء) ص ۱۲۰

۹۔ عبداللہ منہاس، ایشیا کی سب سے بڑی شخصیت (امرتسر: نذیر پرنٹنگ پریس، ۱۹۴۵ء) ص ۲۶۴

۱۰۔ محمد انور حارث، قائداعظم گلدستہ عقیدت (حیدرآباد دکن: محمودیہ مینشن، ۱۹۴۵ء) ص ۲۶

۱۱۔ سردار الہام، قائداعظم (حیدرآباد دکن: محمودیہ مینشن، ۱۹۴۵ء) ص ۱۵۲

۱۲۔ م ع سلام، قائداعظم کی سوانح حیات (لاہور: اورینٹل لٹریچر کمپنی، ۱۹۴۵ء) ص ۱۵۲

۱۳۔ محمد عبداللہ منہاس، قائداعظم (امرتسر: مکتبہ راست گفتار، ۱۹۴۵ء) ص ۶۴

۱۴۔ نذیر احمد لدھیانوی، تاجدار پاکستان (لاہور: مرکنٹائل پریس، ۱۹۴۶ء) ص ۱۷۸

۱۵۔ خالد اختر افغانی، حالات قائداعظم (بمبئی: قادری پریس، ۱۹۴۶ء) ص ۳۲

۱۶۔ خورشید احمد انور، ہمارے قائداعظم (لاہور: ینگ پبلشرز پبلشنگ بیورو، ۱۹۴۶ء) ص ۱۷۸

۱۷۔ محمد حنیف شاہد، قائداعظم پر قاتلانہ حملہ (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۴۶ء) ص ۴۴

۱۹۔ محمد عبدالرحمٰن ناطق، قائداعظم کا سفر لندن، (بمبئی: مکتبہ سلطانی، ۱۹۴۶ء) ص ۱۶۰

۲۰۔ مفتی غلام جعفر، ارشادات جناح (لاہور: ادبستان، ۱۹۴۶ء) ص ۳۰۴

۲۱۔ رئیس احمد جعفری، حیات محمد علی جناح (کراچی: کتب خانہ تاج آفس، ۱۹۴۷ء) ص ۱۶۰

۲۲۔ عارف بٹالوی، امیر پاکستان (بمبئی: سلطانی بک ڈپو، ۱۹۴۷ء) ص ۱۸۴

۲۳۔ شیخ محمد یوسف، منشورات قائداعظم (بمبئی: مکتبہ ادب، ۱۹۴۷ء) ص ۱۸۴

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک

۱- عبدالحمید خان حمید، بطل مغفور (گوجرانوالہ: الائٹ اسٹور، ۱۹۴۸ء) ص ۱۹۶

۲- سعادت حسین رضوی، قائداعظم: مہد سے لحد تک (کراچی: علمی مرکز، ۱۹۴۹ء) ص ۱۴۴

۳- ضیاءالدین احمد سلہری، ہمارا قائد (ترجمہ: جہاں گرد) (لاہور: کتاب منزل، ۱۹۴۹ء) ص ۲۲۴

۴- سردار محمد خان، حیات قائداعظم، (لاہور: پبلشرز یونائیٹڈ، ۱۹۴۹ء) ص ۲۰۷

۵- آدم جی عبداللہ سیٹھی، جناح اور پاکستان (لاہور: ----۱۹۵۰ء) ص ۱۵۰

۶- محمد رضی الدین، قائداعظم (کراچی: گرین پبلشرز، ۱۹۵۰ء) ص ۸۰

۷- رشیدی، عقیدت کے پھول (لاہور: ایوان ادب، ۱۹۵۰ء) ص ۲۴۰

۸- ابو سعید انور، نعرہ حق (لاہور: ----۱۹۵۰ء) ص ۸۰

۹- عبدالسلام خورشید، محمد علی جناح (لاہور: قومی کتب خانہ، ۱۹۵۰ء) ص ۹۶

۱۰- ذوالفقار علی بخاری، زندہ باد قائداعظم (کراچی: ریڈیو پاکستان، ۱۹۵۱ء) ص ۱۲۰

۱۱- ندیم کوموی، متاع عزیز: قائداعظم کے حالات زندگی (لائل پور: مکتبہ پرچم، ۱۹۵۱ء) ص ۸۰

۱۲- چراغ حسن حسرت، قائداعظم (لاہور: مکتبہ کاروان، (۱۹۵۲ء) ص ۹۶

۱۳- امین کاشمیری، محمد علی جناح نعرہ حق (لاہور: ملک بکڈپو، ۱۹۵۳ء)

۱۴- صفیہ سلطانہ انور، قائداعظم میری نظر میں (لاہور: گوشہ ادب، ۱۹۵۳ء) ص ۳۶۸

۱۵- خورشید حسن، ناخدا (لاہور: دارالنشر، ۱۹۵۴ء) ص ۴۸

۱۶- محمد اشرف خان عطا، قائداعظم کے آخری لمحات (لاہور: اشاعت منزل ۱۹۵۴ء) ص ۱۴۸

۱۷- سلطان احمد داؤدی، قائداعظم (لاہور: فیروز سنز، ۱۹۵۵ء) ص ۱۷۶

۱۸- منشی عبدالرحمٰن، اقبال اور قائداعظم، (لاہور: گوشہ ادب، ۱۹۵۶ء) ص ۹۶

۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۸ء تک

۱- م ع سلام، قائداعظم (لاہور: آئینہ ادب، ۱۹۵۹ء) ص ۹۴

۲- شیخ نذیر احمد، قائداعظم (لاہور: قومی کتب خانہ، ۱۹۶۰ء) ص ۱۴۰

۳- سردار محمد عزیز خان، حیات قائداعظم (لاہور: پبلشرز یونائیٹڈ، ۱۹۶۲ء) ص ۲۰۷

۴- رئیس احمد جعفری، قائداعظم اوران کا عہد(لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۶۲ء) ص ۴۸۸
۵- ھیکٹر بولائتھو، جناح، پاکستان کے بانی (ترجمہ: زہیر صدیقی) (لاہور: مرکزی مجلس ترقی اردو، ۱۹۶۵ء) ص ۳۵۴
۶- خان تعلی الدین، ہمارے قائداعظم. (ڈھاکہ: کوہ نور لائبریری، ۱۹۶۵ء) ص ۱۰۴
۷- رئیس احمد جعفری، خطبات قائداعظم (لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۶۶ء) ص ۶۱۵
۸- جاوید اقبال میراث، قائداعظم (لاہور: فیروزسنز، ۱۹۶۷ء) ص ۹۶
۹- مرزاابوالحسن اصفہانی، قائداعظم میری نظر میں (ترجمہ: جمیل الدین احمد) (کراچی: روٹاایجنسی، ۱۹۶۸ء) ص ۴۵۴

۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک

۱- مظہر انصاری، قائداعظم (لاہور: فیروزسنز، ۱۹۶۹ء) ص ۱۰۰
۲- قمر نقوی، حیات قائداعظم (حیدرآباد: رفیق بکڈپو، ۱۹۶۹ء) ص ۱۶۶
۳- عزیز احمد نائک، قائداعظم اور اسلامی سوشلزم (گجرات: مکتبہ ظفر، ۱۹۷۰ء) ص ۴۸۰
۴- شاہدہ بیگم، قائداعظم نے فرمایا (لاہور: فیروزسنز، ۱۹۷۱ء) ص ۹۴
۵- غلام احمد پرویز، قائداعظم کے تصور کا پاکستان (لاہور: طلوع اسلام، ۱۹۷۲ء) ص ۳۲۰
۶- مطلوب الحسن سید، ہمارے قائداعظم (کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۷۵ء) ص ۸۰
۷- ممتاز لیاقت، قائداعظم (لاہور: نیشنل بک ہاؤس، ۱۹۷۵ء) ص ۸۰

۱۹۷۶ء

۱- احمد سعید، اشاریہ قائداعظم (اسلام آباد: قومی کمیشن برائے صد سالہ تقریبات قائداعظم) ص ۲۰۶
۲- احمد سعید، قائداعظم اور اقبال (لاہور: احیاء العلوم الشرقیہ) ص ۴۷
۳- احمد سعید، قائداعظم اور مسلم پریس (لاہور: ایجوکیشن ایمپوریم) ص ۱۲۸
۴- احمد سعید، گفتار قائداعظم (اسلام آباد: قومی کمیشن برائے صد سالہ تقریبات قائداعظم) ص ۲۲۰
۵- آفتاب احمد، قائداعظم: چند ملاقاتیں (لاہور---) ص ۲۷۲
۶- اعجاز احمد، ہمارے قائداعظم (لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز) ص ۱۰۶
۷- انتظار حسین، قائداعظم: گہوارہ عظمت میں (لاہور: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ) ص ۱۰۴

۸- حمید انور، خطبات قائداعظم (لاہور: آئینہ ادب) ص۱۴۴

۹- جی الانہ، قائداعظم: ایک قوم کی سرگزشت (ترجمہ رئیس امروہوی) (لاہور: فیروزسنز) ص ۶۳۴

۱۰- حمیداللہ ہاشمی، بابائے قوم (لائل پور: محبوب بکڈپو) ص۲۳۲

۱۱- چمن لال کنڈیار، قائداعظم اور اقلیتیں (سکھر: بالمیک اکیڈمی) ص۲۴

۱۲- خواجہ ظفراحمد نظامی، بانی پاکستان کے آخری ایام (لاہور: مکتبہ شاہکار) ص۴۲

۱۳- خواجہ رضی حیدر، قائداعظم کے ۷۲ سال (کراچی: سورتی اکیڈمی) ص۴۴۰

۱۴- ذکی احمد ذکی، قائداعظم کوئز (کراچی: تاج اکیڈمی) ۱۳۸

۱۵- رحمت علی علوی، قائداعظم: انگلستان سے پاکستان تک (لاہور: ادارہ صولت اسلام) ص۵۰۴

۱۶- عبدالحفیظ اختر، قائداعظم پر کتابیں (کراچی: جامع کراچی) ص۸۶

۱۷- عزیز جاوید، قائداعظم اور سرحد (پشاور: ادارہ تحقیق وتصنیف) ص۵۰۴

۱۸- سید پناہ علی شاہ، رہنمائے یگانہ (لاہور: ایجوکیشنل کمیٹی) ص۱۴۰

۱۹- سید قاسم محمود، نقوش قائداعظم (لاہور: مکتبہ شاہکار) ص۴۲

۲۰- سید قاسم محمود، قائداعظم کا پیغام (لاہور: پاکستان اکیڈمی) ص۲۳۸

۲۱- سید قاسم محمود، بیاد قائداعظم (لاہور: مکتبہ شاہکار) ص۴۶

۲۲- کلیم نشتر، قائداعظم بحیثیت سربراہ مملکت (لاہور: مکتبہ عالیہ) ص۲۵۶

۲۳- کلیم نشتر، تعلیمات قائداعظم (لاہور: مکتبہ عالیہ) ص۱۴۴

۲۴- عبدالسلام خورشید، قائداعظم اور پاکستان (کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن) ص۶۰

۲۵- محمد رحیم بخش شاہین، نقوش قائداعظم (لاہور: شیخ اکیڈمی) ص۴۶۶

۲۶- محمد شفیع صابر، قائداعظم اور صوبہ سرحد (پشاور: یونیورسٹی بک اسٹال) ص۳۱۴

۲۷- محمود عاصم، افکار قائداعظم (لاہور: مکتبہ عالیہ) ص۳۰۰

۲۸- محمد حنیف شاہد، اقبال اور قائداعظم کے سیاسی نظریات (لاہور: شیخ غلام علی) ص۳۱۶

۲۹- مصباح الحق صدیقی، قائداعظم معاصرین کی نظر میں (لاہور: شہزاد پبلشرز) ص۱۹۲

۳۰- منشی عبدالرحمن، کردار قائداعظم (لاہور: شیخ اکیڈمی) ص۵۲۰

۳۱- محمد حنیف شاہد، پنجاب کی کہانی قائداعظم کی زبانی (لاہور: سنگ میل) ص۲۱۲

۳۲۔ گلزار احمد، ارشادات قائد اعظم (لاہور: نیشنل بک فاؤنڈیشن) ص

۳۳۔ ناصر زیدی، وہ قائد وہ رہبر ہمارا (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن) ص ۲۹۶

۳۴۔ نبی بخش بلوچ، قائد اعظم: طلبہ اور تعلیم (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن) ص ۴۷

۳۵۔ نجمہ فاروقی، قائد اعظم کی تصویری کہانی (لاہور: ادارہ نرالی کتابیں) ص ۳۲

۳۶۔ یوسف عزیز، میر کارواں (لاہور: مجید بک ڈپو) ص ۲۰۰

۳۷۔ محمد حنیف شاہد، اسلام اور قائد اعظم (لاہور: مکتبہ زرین ۱۹۷۶ء) ص ۱۷۸

۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۶ء تک

۱۔ الطاف حسین نقوی، قائد اعظم کے حضور (تلہ گنگ --) ص ۱۸۰

۲۔ حبیب سبحانی، نقوش عظمت (لاہور: نیارنگ، ۱۹۷۷ء) ص ۳۲۰

۳۔ رضوان احمد، قائد اعظم کے ابتدائی تیس سال (کراچی: مرکز تحریک پاکستان، ۱۹۷۷ء) ص ۱۶۰

۴۔ شفیق بریلوی، محمد بن قاسم سے قائد اعظم تک (کراچی: نفیس اکیڈمی، ۱۹۷۷ء) ص ۱۳۲

۵۔ سید معین الرحمٰن، قائد اعظم اور لائل پور (لاہور: سنگ میل، ۱۹۷۷ء) ص ۲۹۶

۶۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، قائد اعظم (مرتبہ: اختر حجازی) (لاہور: مکتبہ تعمیر فکر، ۱۹۷۷ء) ص ۱۶

۷۔ سید قائم حسین جعفری، خطوط قائد اعظم (لاہور: عزیز پبلشرز، ۱۹۷۷ء) ص ۲۴۶

۸۔ محمد جہانگیر عالم، اقبال کے خطوط جناح کے نام (لائل پور: عزیز پبلشرز، ۱۹۷۷ء) ص ۶۰

۹۔ آغا اشرف، قائد اعظم کی تصویر (لاہور: علیم پبلشرز ۱۹۷۸ء) ۲۰۰

۱۰۔ آغا حسین ہمدانی، محمد علی جناح (راولپنڈی: ----- ۱۹۷۸ء) ص ۹۶

۱۱۔ افضال احمد شیروانی، بچوں کے قائد اعظم (کراچی: رہبر بک، ۱۹۷۸ء) ص ۹۶

۱۲۔ احمد سعید، حیات قائد اعظم کے چند پہلو (اسلام آباد: قومی کمیشن برائے تحقیق تاریخ وثقافت، ۱۹۷۸ء) ص ۱۲۴

۱۳۔ الٰہی بخش، قائد اعظم کے آخری ایام (کراچی: قائد اعظم اکادمی، ۱۹۷۸ء)

۱۴۔ طاہر سعدی، قائد اعظم اپنی بہن کی نظر میں (لاہور: مکتبہ صحافت، ۱۹۷۸ء) ص ۴۰

۱۵۔ ابوالاعلیٰ مودودی، قائد اعظم: نظریہ پاکستان اور اسلامی نظام (کراچی: مکتبہ مطلوب ۱۹۷۹ء) ص ۱۱۰

۱۶- ڈاکٹر انیس خورشید، محمد علی جناح: توضیحی کتابیات (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۷۹ء) ص ۶۱۸
۱۷- ڈاکٹر وحید قریشی، قائداعظم اور تحریک پاکستان (لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۸۰ء) ص ۱۰۴
۱۸- محمود علی، قائداعظم اور مسلم اقتصادیات کا احیاء (کراچی: نیشنل بک فاؤنڈیشن ۱۹۸۰ء) ص ۱۴۸
۱۹- احمد سعید، قائداعظم مسلم پریس کی نظر میں (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۸۱ء) ص ۶۸۴
۲۰- جیلانی کامران، قائداعظم اور آزادی کی تحریک (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۱ء) ص ۲۰۴
۲۱- کرم حیدری، ملت کا پاسبان (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۸۱ء) ص ۳۸۰
۲۲- ایم اے سلام، قائداعظم اور آزادی کی تحریک (لاہور: آئینہ ادب، ۱۹۸۲ء) ص ۱۹۰
۲۳- شریف المجاہد، قائداعظم حیات و خدمات (ترجمہ: خواجہ رضی حیدر) (کراچی: قائداعظم اکادمی ۱۹۸۳ء) ص ۱۵۲
۲۴- فرزانہ یاسمین، قائداعظم کی باتیں (لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۸۳ء) ص ۱۲۰
۲۵- آغا اشرف، مرقع قائداعظم (لاہور: ---۱۹۸۴ء) ص ۱۸۲
۲۶- رشید ہاشمی العثمانی، قائداعظم اور نظریہ پاکستان (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۸۴ء) ص ۱۱۲
۲۷- زکریا ساجد، قائداعظم میری نظر میں (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۸۴ء) ص ۱۱۲
۲۸- قمر علی عباسی، قائداعظم محمد علی جناح (کراچی: فیروز سنز، ۱۹۸۴ء) ص ۱۱۲
۲۹- محمود علی خان، عظیم قائداعظم (لاہور: ادارہ تحقیقات پاکستان ۱۹۸۴ء) ص ۱۹۲
۳۰- اکرام زیبائی، دانائے اعظم (لاہور: میزان ادب، ۱۹۸۵ء) ص ۱۵۲
۳۱- خواجہ رضی حیدر، قائداعظم خطوط کے آئینے میں (کراچی: نفیس اکیڈمی، ۱۹۸۵ء) ص ۵۱۶
۳۲- راجا رشید محمود، قائداعظم: افکار و کردار (لاہور: نذیر سنز پبلشرز، ۱۹۸۵ء) ص ۵۱۶
۳۳- خورشید احمد خان، قائداعظم کے شب و روز (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء) ص ۱۵۸
۳۴- سید اشتیاق اظہر، قائداعظم اور صحافت (کراچی: میزان ادب، ۱۹۸۶ء) ص ۱۶۸
۳۵- سیماب اکبرآبادی، قائد کی خوشبو (منظومات) (کراچی: سیماب اکادمی، ۱۹۸۶ء) ص ۱۱۴
۳۶- محمد علی چراغ، قائداعظم کے ماہ و سال (لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۱۹۸۶ء) ص ۳۴۰
۳۷- منشی عبدالرحمٰن، قائداعظم کا مذہب و عقیدہ (ملتان: کاروان ادب، ۱۹۸۶ء) ص ۲۲۴،

۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۷ء تک

۱۔ ایس منصور حسن، قائداعظم محمد علی جناح (کراچی: دی انی شیپٹرز، ۱۹۸۷ء) ص ۱۸۴

۲۔ سمیع اللہ قریشی، قائداعظم کی شگفتہ مزاجی (لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۱۹۸۷ء) ص ۱۵۲

۳۔ عزیز جاوید، قائداعظم اور فلسطین (پشاور: ادارہ تحقیق وتصنیف، ۱۹۸۷ء) ص ۲۵۶

۴۔ راج موہن گاندھی، قائداعظم محمد علی جناح (ترجمہ: حیدر علی مولجی طہٰ) (کراچی: ---، ۱۹۸۸ء) ص ۱۳۲

۵۔ سید احمد حسین، جناح بمقابلہ کانگریس (کراچی: کوزی ہومز، ۱۹۸۸ء) ص ۲۲۴

۶۔ فاطمہ جناح، مائی برادر (ترجمہ: اشرف تنویر) (لاہور: آتش فشاں پبلیکیشنز، ۱۹۸۸ء) ص ۱۳۶

۷۔ فاطمہ جناح، میرا بھائی (ترجمہ: خواجہ رضی حیدر) (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۸۸ء) ص ۱۴۰

۸۔ زاہد حسین انجم، قائداعظم سیرت وکردار کے آئینے میں (لاہور: الفیصل، ۱۹۸۹ء) ص ۱۱۵۲

۹۔ قائداعظم محمد علی جناح، تقاریر و بیانات ۴۸-۱۹۴۷ (اسلام آباد: وزارت اطلاعات ونشریات، ۱۹۸۹ء) ص ۳۵۰

۱۰۔ قمر تسکین، قائداعظم: مہد سے لحد تک (لاہور: گلوب پبلشرز، ۱۹۸۹ء) ص ۱۱۵۲

۱۱۔ اقبال احمد صدیقی، قائداعظم اور انکے سیاسی رفقاء (کراچی: ادارہ ابلاغ العلوم، ۱۹۹۰ء)

۱۲۔ ایس ایم ذوالقرنین زیدی، قائداعظم کے رفقاء سے ملاقاتیں (اسلام آباد: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، ۱۹۹۰ء) ص ۱۴۴

۱۳۔ شیخ گلاب دین، قائداعظم اور قانون وقف علی الاولاد (لاہور: آتش فشاں پبلیکیشنز، ۱۹۹۰ء) ص ۳۸۴

۱۴۔ مختار زمن، قائداعظم اور تصور پاکستان (کراچی: قائداعظم کا اکادمی، ۱۹۹۰ء) ص ۱۰۴

۱۵۔ ---- ارشادات قائداعظم اور تصور پاکستان (کراچی: قائداعظم اکیڈمی، ۱۹۹۱ء) ص ۴۴

۱۶۔ آغا امیر حسین، قائداعظم پاکستان اور نفاذ شریعت، (لاہور ---- ۱۹۹۱ء) ص ۱۶۰

۱۷۔ اسٹینلے والپرٹ، جناح آف پاکستان (ترجمہ مجاہد لاہوری) (لاہور: ---- ۱۹۹۱ء) ص ۱۶۰

۱۸۔ زاہد حسین انجم، قائداعظم: انسائیکلوپیڈیا (لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۹۱ء) ص ۹۴۷

۱۹۔ زاہد حسین انجم، عظیم مدبر عظیم قائد (لاہور: مکتبہ القریش، ۱۹۹۱ء) ص ۵۳۰

۲۰۔ شاہد مختار، ارشادات وخطبات جناح (لاہور: شاہد پبلشرز، ۱۹۹۱ء) ص ۱۹۶

۲۱- ظفر علی راجا، قائداعظم اور خواتین (لاہور: جنگ پبلشرز، ۱۹۹۱ء ص ۱۹۴

۲۲- کے ایچ خورشید، قائداعظم کی یادیں (کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۹۱ء) ص ۱۱۰

۲۳- ایم سعید اسد، قائداعظم، کشمیر اور کے ایچ خورشید (لاہور: جنگ پبلشرز، ۱۹۹۲ء) ص ۲۹۲

۲۴- چوہدری سردار محمد عزیز خان، حیات قائداعظم (لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۱۹۹۲ء) ص ۴۱۶

۲۵- ستار طاہر، اپنا قائداعظم ایک (لاہور: کاروان ادب، ۱۹۹۳ء) ص ۶۰۸

۲۶- گوہر سلطانہ عظمی، قائداعظم، پاکستان اور دنیا (لاہور: فرنٹیئر پوسٹ پبلیکیشنز، ۱۹۹۳ء) ص ۲۷۸

۲۷- رفیع اللہ شہاب، سیرت قائداعظم، (لاہور: دوست ایسوسی ایٹس، ۱۹۹۴ء) ص ۴۴۸

۲۸- ہمایوں ادیب، قائداعظم محمد علی جناح (لاہور: نظریہ پاکستان ٹرسٹ، ۱۹۹۴ء) ص ۲۰۴

۲۹- خواجہ رضی حیدر، قائداعظم کی رفیقہ حیات: رتی جناح (کراچی: ویلکم بک پورٹ، ۱۹۹۵ء) ص ۱۵۰

۳۰- رضوان احمد، میرے قائداعظم (کراچی: اخبار جہاں پبلیکیشنز، ۱۹۹۵ء) ص ۲۳۲

۳۱- سید شمس الحسن، صرف مسٹر جناح (ترجمہ: منیر احمد منیر) (لاہور: آتش فشاں پبلیکیشنز، ۱۹۹۵ء) ص ۳۳۲

۳۲- عقیل عباس جعفری، قائداعظم کی ازدواجی زندگی (لاہور: گورا پبلشرز، ۱۹۹۵ء) ص ۱۵۰

۳۳- قاضی سید عبدالحنان، میر کارواں محمد علی جناح (کراچی: رہبر پبلشرز، ۱۹۹۵ء) ص ۴۲۸

۳۴- لطیف احمد شیروانی، بانی پاکستان (ترجمہ: خواجہ رضی حیدر) (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۹۶ء) ص ۸۰

۳۵- محمد علی صدیقی، خواجہ رضی حیدر، ذکر قائداعظم (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۹۶ء) ص ۲۱۰

۳۶- یاسین شیخ، قائداعظم اور تعلیم (کراچی: نیشنل کالج، ۱۹۹۶ء) ص ۱۸۰

۳۷- شیما مجید، قائداعظم ادیبوں کی نظر میں (کراچی: قائداعظم اکادمی، ۱۹۹۷ء) ص ۲۹۲

۳۸- علی سفیان آفاقی ملت کا پاسبان (لاہور: سارنگ پبلیکیشنز، ۱۹۹۷ء) ص ۴۴۸

بشکریہ ڈاکٹر ریاض احمد (ایڈیٹر)

Pakistani Scholars on Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah,
Islamabad, 1999

PAKISTAN JOURNAL OF HISTORY & CULTURE

Founded in January 1980, the *Pakistan Journal of History and Culture*, is a biannual research organ of the National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad.

Published in April and October every year, the *Journal* is essentially devoted to the study of the History and Culture of Pakistan and of the Muslims of South Asia. Besides promoting research in these fields, the *Journal* also seeks to provide a forum for expression of views on Current History.

Articles appearing in the *Journal* are indexed and abstracted in *Periodica Islamica* (Malaysia), *Historical Abstracts* and *American History and Life* (USA).

SUBSCRIPTION RATES
(including postage by air mail)

Pakistan	SAARC Countries	Other Countries
Rs. 30 a copy	Pak Rs. 40 a copy	$ 5 a copy
Rs. 55 a year	Pak Rs. 75 a year	$ 10 a year

SEND YOUR SUBSCRIPTION NOW!

NATIONAL INSTITUTE OF HISTORICAL AND CULTURAL RESEARCH P.O. BOX 1230 ISLAMABAD - PAKISTAN

ISSN 1012 7682